© rasailojaraid.com

خیار شرعی کا تصور اور مروج خیارات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

عمران اللہ خٹک

کائنات میں تخلیق انسان کا مقصد خلافت ارضی کا قیام ہے، چنانچہ ارادہ تخلیق کے وقت ہی اللہ تعالی نے فرشتوں کے سامنے اسی مقصد کا اظہار فرمایا تھا:

واذقال ربک للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة(۲:۳۰)

ترجمہ:اور(وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے)جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں(اپنا)نائب بنانے والا ہوں۔

خلافت کا مقصد کائنات میں قوانین الہی کا اجراء ہی ہے،جن کا تعلق نہ صرف عبادات سے ہے بلکہ حیات انسانی کے جملہ شعبہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

چونکہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اوراس کے نظام اقتصاد میں کسب معاش کے سلسلے میں کوئی فرد نہ تو مکمل طور پر آزاد و خود مختار ہے،اور نہ ہی مکمل طور پر مقید ہے، بلکہ کسب معاش کے اس جدوجہد کو ایسے اصولوں کا پابند بنایا گیا ہے جو اجتماعی نظام معیشت کو بھی فاسد ہونے سے بچاتا ہے اور فرد کی انفرادی زندگی کو بھی معاشی رفاہیت کے ساتھ ساتھ دینی و اخلاقی رفعت عطا کرتا ہے۔کسب معاش میں ہمیشہ دو اصول پیش نظر رہیں گے:

۱۔جو حاصل کرے وہ ”حلال،، ہو۔

۲۔جن طریقوں سے حاصل کرے وہ ”طیب،، ہوں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

یاایھاالناس کلوامما فی الارض حلالاطیباولاتتبعواخطوات الشیطان ۰ انه لکم

☆الکون ینبنی علی النظام فعلیک بالترتیب فی ملبسک وبیتک ومکتبک وواجبک.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عدو مبین (۲:۱۶۸)

ترجمہ:لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ۔اورشیطان کے قدموں پر نہ چلو۔وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اسلامی نظام معیشت کے اصل دوم ''طیب،، کے متعلق رشید رضا مصری (۱۳۵۴ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ان الطیب مالایتعلق بہ حق الغیر وھو الظاھر ،لان المرادبحصر المحرم فیما ذکر المحرم لذاته الذی لایحل الاللمضطر ،وبقی المحرم لعارض فتعین بیانه وھو مایتعلق بہ حق الغیر ویؤخذبغیر وجه صحیح ......ویخرج بذلک الرباو الرشوة والسحت والغصب والغش والشرقة فكل ذلک خبیث ،وکذاماعرض له الخبث بتغیره كالطعام المنتن۔

(تفسیر القرآن الحکیم (تفسیر المنار)،رشید رضا مصری ،الھیئة المصریة العامة للکتاب ،مصر۱۹۹۰ء ،ج ۲،ص۷۱۔)

ترجمہ:''طیب سے مراد وہ اشیاء ہیں جن کے ساتھ کسی اور کا حق متعلق نہ ہو اس لئے کہ نص قرآنی نے جن اشیاء کو حرام کیا ہے ان کی حرمت تو ذاتی ہے اور اس لئے مضطر کے علاوہ کسی حالت میں کسی کے لئے ان کا استعمال درست نہیں،اور ان کے علاوہ جن اشیاء کی حرمت اس شئے کی حقیقت اور ذات میں نہیں پائی جاتی بلکہ باہر کے اسباب سے حرمت آتی ہے ان کی ممانعت ''طیب،، کہہ کر دی گئی ہے پس جو شئے ناحق لی گئی اور صحیح طریقہ کار سے حاصل نہیں کی گئی ، بلکہ سود،رشوت،غصب،ملاوٹ اور چوری وغیرہ ناجائز طریقوں سے حاصل کی گئی ہو تو یہ ''خبیث،، ہے،اور اس طرح اس میں خبث تغیر کی وجہ سے آیا ہو جیسے سڑ کر بو آنا (تو یہ بھی خبیث ہے)۔،،

نیز جہاں اقتصادی معاملات کے اور اصول وضوابط ہیں وہاں یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ مالی معاملات عاقدین کے باہمی رضامندی سے ایجاب وقبول کر لینے سے لازم ہو جاتے ہیں جس میں بسا اوقات کسی ایک پارٹی کو دھوکے اور بے خبری میں نقصان کا بھی خدشہ رہتا ہے،اسی نقصان سے بچنے کے لئے شریعت اسلامیہ نے مختلف معاملات میں متعدد خیارات دیے ہیں ان میں سے بعض وہ خیارات ہیں جن کی بدولت عاقدین کو غور وفکر کا موقع مل جاتا ہے اور بعض خیارات میں ضرر ونقصان کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تلافی ممکن ہو جاتی ہے انہی کی کم وبیش ۱۳۰ اقسام ہیں اور ان کو خیارات شرعیہ کہتے ہیں۔

شریعت میں خیار ''خرید وفروخت کے معاملے کو فسخ قرار دینے یا اسے برقرار رکھنے میں سے بہتر صورت منتخب کرنے'' کو کہتے ہیں۔

لیکن موجودہ دور کی مالیاتی مارکیٹ میں خیار کو مذکورہ بالا مفہوم کے علاوہ دوسرے معنوں میں لیا جاتا ہے یعنی ''ایسا عقد جو خیار لینے والے کو خاص مدت تک طے شدہ قیمت پر اثاثہ جات خریدنے یا بیچنے کا حق دے''۔ اس مقالے میں یہ بتانا مقصود ہے کہ خیارات شرعیہ اور دور حاضر کی مالیاتی مارکیٹ میں مروج خیارات کا آپس میں تعلق اور معاصر خیارات کی تکییف اور شرعی حیثیت کیا ہے؟

خیار کا لغوی اور اصطلاحی معنی

تعارف:

یہ بات جاننا ضروری ہے کہ جس خیار کا شریعت نے تصور دیا ہے اس کا لغت میں اور فقہ کی اصطلاح میں کیا معنی ہے، آنے والی سطور میں اس امر کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

خیار کا لغوی معنی

خیار عربی زبان کا لفظ ہے یہ ثلاثی مجرد میں باب ضرب سے آتا ہے اور اس کا مادہ ''خ ی ر'' ہے، عربی لغت میں یہ مختلف ابواب درج ذیل معانی میں استعمال ہوا ہے:

۱۔ چننا اور منتخب کرنا:[۱]

۲۔ ترجیح دینا:[۲]

۳۔ کسی کام میں خیر طلب کرنا:[۳]

۴۔ دو یا زیادہ امور میں کسی بھی ایک کے کرنے کی آزادی یا اجازت دینا:[۴]

۵۔ اچھا، بہتر اور مفید:[۵]

۶۔ مال کثیر:[۶]

۷۔ اسی مادہ سے جب لفظ بطور جمع استعمال ہو تو اس کے دو معانی آتے ہیں:

(الف) اعمال صالحہ[۷]

(ب) جنت کی بہترین حوریں[۸]

☆البس وسطا لالباس المترفين ولا لباس البائسين، ولا تشهر نفسك بلباس ولكن كعامة الناس. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خیار کا اصطلاحی معنی

خیار کی اصطلاحی تعریف ائمہ اربعہ میں سے علماء شوافع اور حنابلہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے جبکہ حنفی اور مالکی علماء کی دستیاب کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود نہیں۔

علماء نے خیار کی جو تعریفیں کی ہیں ان سب کا حاصل الفاظ کے اختلاف کے باوجود ملتا جلتا ہے، ذیل میں چند تعریفات ذکر کی جاتی ہیں:

چنانچہ علامہ شربینی شافعی (م:۹۷۷ھ) نے فرمایا ہے:

"الخیار ھو طلب خیر الامرین من امضاء العقد او فسخه "۔ ۹

ترجمہ: کسی چیز کا عقد برقرار رکھنے یا اس کو فسخ کرنے میں سے بہتر امر کا انتخاب کرنے کو خیار کہتے ہیں۔

حنابلہ نے خیار کی تعریف یوں کی ہے:

"الخیار: اسم مصدر اختار و ھو طلب خیر الامرین " ۱۰

ترجمہ: خیار (باب افتعال) اختار سے اسم مصدر ہے، جو دو امور میں سے بہتر کے انتخاب کو کہتے ہیں۔

ان علماء کی کتب میں خیار کی درج ذیل تعریف کی گئی ہے جنہوں نے اپنی کتاب کی تالیف کی بنیاد مذاہب اربعہ میں سے کسی خاص مذہب پر نہیں رکھی، چنانچہ علامہ عبدالرحمٰن الجزیریؒ فرماتے ہیں:

"معنی الخیار فی البیع وغیرہ: طلب خیر الامرین منھما، والامران فی البیع الفسخ والامضاء فالعاقد مخیر بین ھذین الامرین "۔ ۱۱

ترجمہ: بیع اور اس کے علاوہ امور میں خیار کا معنی" دو امور میں سے بہترین امر کو تلاش کرنا"، اور بیع میں یہ امور "بیع کو فسخ کرنا"، یا "برقرار رکھنا" ہے اور عاقد کو ان دو امور میں اختیار ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خیار کی لغوی اعتبار سے زیادہ تر معروف معانی سات ہیں جن میں سے منتخب کرنا، چننا اور دو امور میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا وغیرہ ہیں، ان لغوی معانی کے ساتھ اصطلاحی معنی کی زیادہ مطابقت ہے کیونکہ جن علماء نے خیار کا اصطلاحی معنی ذکر کیا ہے، ان سب نے انہی لغوی معانی کا کسی حد تک لحاظ کیا ہے جب کہ خیار کا اصطلاحی معنی احناف اور مالکیہ نے اپنی کتب میں صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا جب کہ شوافع، حنابلہ اور دیگر ان علماء نے اس کا اصطلاحی معنی بیان کیا ہے جنہوں نے اپنی کتابوں کی تالیف میں مذاہب اربعہ میں سے کسی مخصوص مذہب کو نہیں اپنایا البتہ ان سب اصطلاحی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعریفات کا حاصل یہ ہے کہ ''دوامور میں سے بہترین کا انتخاب کرنا،،یعنی عقد بیع کو فسخ کرنے یا برقرار رکھنے میں سے جو عاقد اور صاحب خیار کے لئے زیادہ مفید ہو،اس کا انتخاب کرنے کو شرعی رو سے خیار کہا جاتا ہے۔

خیار کی ضرورت وحکمت

تعارف

دین اسلام ایک ایسا زبردست اور جامع مذہب ہے جس میں ہر شعبہ زندگی کی رہنمائی موجود ہے،مشقت اور تکلیف کی لحاظ میں اس کے احکام لچک اور آسانی پر مبنی ہوتے ہیں جس کی بنا پر کسی کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے میں کسی قسم کی الجھن اور پریشانی کا شکار نہیں پڑتا،جیسے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

(وماجعل علیکم فی الدین من حرج)۱۲

ترجمہ:اس (اللہ تعالی) نے تمہارے لئے دین میں تنگی نہیں رکھی۔

خیار شرعی کی ضرورت:

زندگی کے دیگر شعبہ جات کی طرح مالی معاملات بھی ایک بڑا اور اہم شعبہ ہے اور اس کے بہت سارے پہلو ہیں جن میں سے ہر ایک پہلو کو صحیح طریقے سے نبھانے اور اس میں اپنی ضرورت پوری کرنے کی ہر فرد میں مہارت اور صلاحیت موجود نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بسا اوقات نقصان میں پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

دوسری طرف اگر بیع کا ہر جائز معاملہ بہر صورت لازم ہوتا تو اس سے ایک تو مارکیٹ میں موجود دھوکے باز اور مکار افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی جبکہ دوسری طرف عدم مہارت کی وجہ سے عام شہریوں کا مختلف اشیاء کی خرید وفروخت کرتے وقت نقصان میں واقع ہونے کا اندیشہ رہتا۔

حالانکہ مشقت میں آسانیاں دینا اور طاقت واستطاعت کے مطابق احکامات لاگو کرنا قدرت کا قانون ہے،چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لایکلف اللہ نفسا الا وسعها﴾۱۳

ترجمہ:اللہ تعالی کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ کا مکلّف نہیں بناتے۔

☆سافر احیانا لتجد احیانا لنفسک و تطالع عوالم اخری و تشاهد معالم جدیدة و بلدانا اخری ففی السفر متعة.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس آیت کریمہ اور اس جیسی دیگر نصوص سے فقہاء کرام نے ایسے اصول مستنبط کیے ہیں جو کسی امر شرعی پر عمل کرنے میں مشکل پیدا ہونے کی صورت میں دوسرے متبادل اور آسان پہلو کی رہنمائی کرتے ہیں جیسے:

"المشقة تجلب التیسیر" [۱۴]

ترجمہ: مشقت آسانی کا باعث بنتی ہے۔

ایسے ہی ضرورت کی بنیاد پر ممنوع چیز میں بھی بسا اوقات جواز والی صورت پیدا کر دی جاتی ہے اس حوالے سے ایک مشہور فقہی قاعدہ ہے:

"الضرورات تبیح المحظورات" [۱۵]

ترجمہ: ضرورتیں ممنوعات کو مباح قرار دیتی ہیں۔

عقل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ بیوعات میں کوئی معاملہ جب ایک مرتبہ مکمل ہو جائے تو پھر فریقین میں سے کسی کو اس کی فسخ کی اجازت نہیں ہونی چاہئے لیکن چونکہ اس صورت میں عام شہریوں کو حرج لازم ہے اس لئے کہ معاشرے کے ہر فرد میں کاروباری مہارتیں موجود نہیں ہوتی جبکہ دوسری طرف غیر ماہر آدمی کا اپنے ہر مالی معاملے کے لئے کسی ماہر آدمی کی خدمات حاصل کرنا بھی باعث مشقت ہے، اس لئے شریعت مطہرہ نے رسک مینیجمنٹ ٹول کے طور پر اس سلسلے میں "خیار" کا تصور دیا ہے جس کی بنا پر کوئی غیر ماہر آدمی بھی اپنے آپ کو مالی نقصان سے بچا سکتا ہے، کسی معیوب چیز کو خریدنے کے بعد بھی واپس کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے اور کسی بن دیکھے خریدی ہوئی چیز کو دیکھ لینے کے بعد پسند اور ناپسند کرنے میں با اختیار ہوتا ہے، مزید یہ کہ اس خیار کی بنیاد پر اس کو سوچ بچار کا موقع بھی مل جاتا ہے، اس حوالے سے حدیث کی کتابوں میں حضرت حبان ابن منقذؓ کا تذکرہ ملتا ہے کہ ان کو خرید و فروخت کے معاملات میں نقصان ہوتا تھا جس کا انھوں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ اس کے بعد جب تم کوئی بیع و شراء کا معاملہ کرو تو اس کو یہ کہا کرو کہ کوئی دھوکہ نہیں ہوگا اور مجھے تین دن تک اختیار ہوگا۔ [۱۶]

ایسے ہی علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ لاعلمی میں کسی معیوب چیز کو خرید لینے کے بعد اس کا عیب معلوم ہونے پر تصرف کیے بغیر خریدار کو اسی چیز کے واپس کرنے کا اختیار حاصل ہے، [۱۷] اب اگر اس صورت میں خریدنے والے کو یہ حق حاصل نہ ہوتا تو یہ امر ضرر اور تنگی کا باعث بنتا حالانکہ دین حنیف حتی الامکان

☆احتفظ بمذكرة فيها [illegible] ملاحظاتك.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تنگی اور ضرر کو دفع کرتا ہے اور آسانی پیدا کرتا جیسے کہ شریعت کا مشہور ضابطہ ہے:

"الضرر یزال،،۱۸

ترجمہ: نقصان کو (ممکنہ حد تک) زائل کیا جائیگا۔

خیار شرعی کی حکمت:

خیارات کی کچھ اقسام کا تعلق انسان کے اپنے ارادے سے ہے جیسے کہ خیار شرط اور خیار مجلس وغیرہ جب کہ کچھ خیارات انسان کو حکمی طور پر حاصل ہوتے ہیں جیسے خیار عیب، خیار غبن اور خیار تدلیس وغیرہ۔

ارادی خیارات کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے عاقدین میں سے ہر ایک کو اپنی چیز کی خرید یا فروخت میں سوچ بچار کا موقع مل جاتا ہے جب کہ خریدنے والے کو خریدی جانے والی چیز کا کسی اور ماہر بندے کے ذریعے جانچنے اور پرکھنے کا موقع مل جاتا ہے، اسی امر کی وضاحت علماء نے یوں کی ہے:

"اما الغرض من الخيارات الاه رادية فانه يختلف عن الغرض من الخيار في صعيد الخيارات الحكمية ففي الخيارات الارادية يكاد الباعث عليها يكون امرا واحدا هو ما دعاه الفقهاء بالتروى، اى التامل......والتروى سبيله امران: المشورة للوصول الى الراى الحميد، او الاختبار......قال ابن رشد: والخيار يكون لوجهين: لمشورة واختبار المبيع ،او لاحد الوجهين ويقول بعدئذ: العلة في اجازة البيع على الخيار وحاجة الناس الى المشورة فيه، او الاختيار،،۱۹

ترجمہ: خیارات ارادیہ کا مقصود خیارات حکمیہ سے یکسر مختلف ہے کیوں کہ اس کا باعث ایک ہی امر ہے جس کو فقہاء تروی یعنی فکر و تدبر کہتے ہیں جس میں ایک تو کسی چیز کے بارے میں اچھی رائے قائم کرنے میں مشورہ مقصود ہوتا ہے جب کہ دوسری چیز مبیع کا کسی تجربہ کار کے ذریعے جانچ پڑتال کرنا مطلوب ہوتا ہے، چنانچہ علامہ ابن رشد فرماتے ہیں: "خیار مشورہ کرنے اور مبیع کو پرکھنے ان دو امور کے لئے ہوتا ہے یا پھر دونوں میں سے کسی ایک امر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اس کی مشروعیت کی علت بھی لوگوں کا مشورہ کرنے اور پرکھنے کے لئے محتاج ہونا ہے۔

دوسری جانب حکمی خیارات میں مقصد لاعلمی کی صورت میں ہونے والے نقصان کی تلافی کرنی ہوتی

☆ابدا الناس بالسلام [illegible] الى قلوبهم قريبا منهم.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے، وہ نقصان جو عقد مکمل ہونے سے لازم آتا ہے اس قسم کی خیارات سے ایسے ضرر کا ازالہ مقصود ہوتا ہے، جیسے کہ درج ذیل عبارت میں فرمایا گیا ہے:

الغرض فی الخیارات الحکمیة: بالرغم من تعدد اسبابها هو تلافی النقص الحاصل بعد تخلف شریطة لزوم العقد. وذلک بعد ان تحققت شرائط الانعقاد و الصحة والنفاذ، ای ان الخیارات الحکمیة لتخفیف مغبة الاه خلال بالعقد فی البدایة لعدم المعلومیة التامة، اولدخول اللبس والغبن ونحوه ممایؤدی الی الاضرار بالعاقد او فی النهایة کاختلال التنفیذ. فالغایة من الخیارات الحکمیة تمحیص الارادتین وتنقیة عنصر التراضی من الشوائب توصلا الی دفع الضرر عن العاقد،، [۲۰]

ترجمہ: حکمی خیارات کا مقصد اس کے متعدد اسباب کے باوجود صرف اور صرف یہی ہے کہ اس نقصان کی تلافی کی جائے جو عقد پورا ہونے کی وجہ سے لازم ہوتا ہے۔ اور یہ منعقد ہونے، صحیح ہونے اور نافذ ہونے کی شرائط پوری ہونے کے بعد ہوتا ہے، یعنی حکمی خیارات (کی مشروعیت بھی) کسی عقد کی ابتداء میں مبیع کے بارے میں مکمل علم نہ ہونے کی وجہ سے اس میں خلل پیدا ہونے کی صورت میں نقصان کے ازالے کے لئے، یا التباس پیدا ہونے اور دھوکے یا کسی اور صورت جس میں عاقد کا نقصان ہو (اس کے ازالے کے لئے) یا آخر میں (کسی واقعی نقصان کی ازالے کے لئے ہو) جیسے کہ (ایسی چیز جس کے) نافذ ہونے میں خلل ہو۔ حاصل یہ ہے کہ خیارات حکمیہ (مذکورہ بالا) دونوں امور کی تکمیل اور عاقدین کے باہمی رضامندی کے عنصر کو تمام شکوک سے صاف رکھنے کے لئے ہے، تا کہ عاقدین (مالی) ضرر میں واقع ہونے سے محفوظ ہو۔ (جاری ہے)

اسلامی نظریاتی کونسل

ادارہ جاتی پس منظر اور کارکردگی (حصہ دوم)

ضمیمے اور دستاویزات

تصنیف ڈاکٹر اکرام الحق یسین

اپنا نسخہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں:

سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ۴۶ ...... اتاترک ایونیو G-5/2 اسلام آباد

☆تو بنفسک مولا تعتمد علی الناس و اعتبر انهم علیک لا لک و لیس معک الا الله و لا تخف ساخوان الرخاء.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حواشی

ا۔(الف):مولانا کیرانوی،وحیدالزمان قاسمی،(م:۱۴۰۲)،القاموس الجدید،مادہ''خیر،ص۲۰۷،ادارہ اسلامیات،لاھور۔

(ب):مولانا کیرانوی ،وحیدالزمان قاسمی،(م:۱۴۰۲)،القاموس الوحید،مادہ''خیر،ص۴۷۹،ادارہ اسلامیات،لاہور۔

جیسے''خارالشئ انتقاھواصطفاہ،،مجردسے منتخب کرنے کے معنی میں ہے۔مرتضی الزبیدی،محمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی (م:۱۲۰۵ھ)،تاج العروس من جواھرالقاموس،مادہ''خیر،،ج۱۱ص۲۳۸،دارالھدایۃ،بیروت)

یعنی باب افتعال سے اس کاایک معنی چنااورمنتخب کرنا آتاہے۔

چنانچہ اللہ تعالی کاارشادہے:

﴿واناخترتک فاستمع لمایوحی﴾(طہ:۱۳)

ترجمہ:اورمیں نے تجھے منتخب کیاہے پس اس کوغورسے سنوجس کی تجھ پہ وحی کی جارہی ہے۔

اسی طرح ایک اورجگہ پہ ارشادہے:

﴿وربک یخلق مایشاء ویختار﴾(القصص:۶۸)

ترجمہ:اورتمہارارب پیداکرتاہے جوچاہتاہے اور(جو)منتخب کرتاہے۔

باب استفعال سے بھی یہ منتخب کرنے کے معنی میں مستعمل ہواہے جیسے:

استخارہ.انتقاہ ھو اصطفاہ.(مجمع اللغۃالعربیۃبالقاھرۃ(ابراھیم مصطفی واخرون)،المعجم الوسیط،باب الخاء،مادۃ:''خیر،،دارالدعوۃ،مصر،س ن)

ترجمہ:اس نے(کسی)چیزکومنتخب کیا۔

اسی طرح باب تفعل سے بھی چننے اورمنتخب کرنے کے معنی میں استعمال ہواہے:

تخیرصدیقہ :اختارہ،اصطفاھوانتقاہ۔(احمدمختارعمر،الدکتور(م:۲۰۰۳)،معجم اللغۃالعربیۃالمعاصرۃ،رقم المادۃ:۱۷۱۱،خ ی ر،عالم الکتب،مصر۱۴۲۹ھ۔۲۰۰۸م)

جیسے قرآن میں ہے:

﴿وفاکھۃممایتخیرون﴾(الواقعہ:۲۰)

☆احذر کلمۃ سوف اوتاخیر الاعمال والتسویف باداء الواجب فان ھذا اول الفشل والاخفاق.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ:اوران پھلوں میں سے جن کوتم پسند (منتخب) کرتے ہو۔

باب مفاعلۃ کے ''مخایرۃ''،مصدر سے بھی یہ انتخاب کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے:

خایرہ بین الامرین ۔(معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ،رقم المادۃ:۱۷۱۱،خ ی ر،حوالہ بالا)

ترجمہ:اس نے اس کو دو چیزوں میں سے چن لیا۔

اسی طرح مفاعلۃ ہی کے ''خیار''،مصدر سے بھی اس کا معنی منتخب کیا ہوا آتا ہے(حوالہ بالا)

۲۔مجرد سے اس معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے

''خار الموت علی الدنیۃ''،(معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ،رقم المادۃ:۱۷۱۱،خ ی ر)

ترجمہ:اس نے بے عزتی پر موت کو ترجیح دی۔

باب افتعال سے بھی اسی معنی میں مستعمل ہے جیسے

واخترتہ(علیھم)،عدی بعلی لانہ فی معنی فضلۃ (تاج العروس من جواھر القاموس،مادۃ ''خیر''،ج۱۱،ص۲۴۳،)

ترجمہ:''میں نے ان پر اس کو ترجیح دی،یہ ''علی''،(حرف جر) کے ساتھ متعدی ہوا،کیونکہ یہ فضیلت دینے کے معنی میں ہے''۔

اسی طرح باب تفعیل سے بھی ترجیح دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے

خیر استاذہ علی سائر الطلاب. (الف)القاموس الجدید،مادہ ''خیر''،ص۲۰۸،ادارہ اسلامیات،لاہور(ب)معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ،رقم المادۃ:۱۷۱۱،خ ی ر۔

ترجمہ:اس نے اپنے استاذ کو تمام طلبہ پر ترجیح دی۔

۳۔اس معنی میں یہ مادہ باب استفعال سے استعمال ہوتا ہے جیسے

لا خاب من استخار (القاموس الوحید،مادہ ''خیر''،ص۴۸۹)

ترجمہ:وہ نامراد نہیں ہوگا جس نے استخارہ (خیر طلب) کیا۔

اور''صلاۃ الاستخارۃ''،کو بھی اس لئے استخارہ کی نماز کہتے ہیں کہ اسی کے ذریعے خیر کو طلب کیا جاتا ہے یعنی اس نماز کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے کسی ایک جہت کی بہتری اور اولوئیت معلوم کی جاتی ہے۔(القاموس الوحید،مادہ ''خیر''،ص۴۸۹)

۴۔اس معنی میں یہ مادہ باب تفعیل سے استعمال ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے:

(ماخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اخذ ایسرھما لم یکن اثما)(البخاری،ابوعبداللہ:محمد ابن اسماعیل (م:۲۵۶ھ)الصحیح البخاری،باب صفۃ النبی ﷺ)

☆اترک التردد فی اتخاذ القرار وایاک والتذبذب فی المواقف بل اجزم واعزم وتقدم.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ: آپ ﷺ کو دو امور میں سے اجازت نہیں دی گئی مگر یہ کہ آپ ہمیشہ آسان جہت کو لیتے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

اسی طرح جب کسی دوست کو کسی کام میں اس کے کرنے یا نہ کرنے میں آزادی اور اختیار دی جاتی ہے تب کہا جاتا ہے کہ:

خیر صدیقه بین القبول والرفض (معجم اللغة العربية المعاصرة، رقم المادة: ۱۷۱۱، خ ی ر،،)

ترجمہ: اس نے اپنے دوست کو قبول یا رد (ہر دو میں سے کسی بھی ایک کے) کرنے کی آزادی دی۔

اور اسی طرح باب افتعال سے ''اختیاری،، اسی معنی میں استعمال ہوتا جیسے،،

جاء ت اسئلة الامتحان اختيارية) القاموس الوحید، مادہ ''خیر،، ص ۴۷۹۔)

ترجمہ: امتحان میں اختیاری سوالات آئے تھے۔

یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب امتحان میں ایسے سوالات ہوں جن کے کرنے یا نہ کرنے کی آزادی ہو۔

اسی طرح:

عمل اختياری: يترك للشخص حرية عمله او تركه) معجم اللغة العربية المعاصرة، رقم المادة: ۱۷۱۱، ''خ ی ر،،)

ترجمہ: اختیاری کام: جس کے کرنے یا نہ کرنے (ہر دو) کی اجازت ہو۔

۵۔ مجرد ''خار،، سے جب یہ مادہ صیغہ اسم تفضیل کے ساتھ مستعمل ہوتو اس کا معنی بہتر اور مفید آتا ہے جیسے قرآن میں ہے:

﴿هو خير مما يجمعون﴾ (یونس: ۵۸)

ترجمہ: وہ اس سے بہتر ہے جس کو تم جمع کررہے ہو۔

(اليد العليا خير من اليد السفلى) ابن راهويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم الحنظلى المروزى المعروف ابن راهويه (المتوفی: ۲۳۸ھ)، مسند اسحاق بن راھویہ، ج ا ص ۲۶۶، مکتبۃ الایمان۔ المدینۃ المنورۃ)

ترجمہ: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

اسی طرح لفظ خیار جب کسی جنس کی طرف مضاف ہو تو بھی اس کا معنی افضل اور بہتر آتا ہے جیسے

''خيار الشیء: افضله،، (معجم اللغة العربية المعاصرة، رقم المادة: ۱۷۱۱، خ ی ر،،)

ترجمہ: وہ بہترین لوگوں میں سے ہے۔

''خيار المال/خيار المتاع: احسنه واغلاه،، (معجم اللغة العربية المعاصرة، رقم

☆لا تضيع عمرك في التنقل بين التخصصات والوظائف والمهن فإن معنى هذا أنك لم تنجح في شيء.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المادة: ۱۱۷۱، خ ی ر،،)

ترجمہ: خیارالمال اورخیارالمتاع بہترین اورقیمتی سامان کوکہاجاتاہے۔

جب ''خیرۃ،،خاء کے زیراوریاء کے زبرکے ساتھ استعمال ہوتواس وقت بھی یہ افضل اوربہترکے معنی میں آتاہے جیسے:

'خیـرۃالقوم: افضلھم،مایختارمنھم،،(معجم اللغۃالعربیۃالمعاصرۃ،رقم المادۃ: ۱۱۷۱، خ ی ر،،)

ترجمہ: خیرۃ القوم، قوم کے افضل آدمی کوکہاجاتاہے۔

''فلان من خیرۃالناس،،(معجم اللغۃالعربیۃالمعاصرۃ،رقم المادۃ: ۱۱۷۱، خ ی ر،،

ترجمہ: فلاں لوگوں میں سے افضل ہے۔

۶۔﴿ان ترک خیراالوصیۃللوالدین والاقربین بالمعروف﴾(البقرۃ:۱۸۰)

ترجمہ: جب مال چھوڑےتواپنے والدین اوراقرباء کے لئے اچھائی کی وصیت کرے۔

۷۔جیسےقرآن میں ہے:

﴿انھم کانوایسارعون فی الخیرات﴾(الانبیاء:۹۰)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ اچھے اعمال کی طرف جلدی کرتے ہیں۔

۸۔جیسےقرآن میں ہے:

﴿فیھن خیرات حسان﴾(الرحمٰن:۷۰)

ترجمہ: ان (جنتوں) میں بہترین حوریں ہیں۔

۹۔الخطیب الشربینی شمس الدین،محمدبن احمد،الشافعی(م:۹۷۷ھ)،مغنی المحتاج الی معرفۃمعانی الفاظ المنھاج، ج۲:ص۴۰۲، دارالکتاب العلمیۃ، بیروت۔

۱۰۔البھوتی، منصوربن یونس بن صلاح الدین ابن حسن بن ادریس الحنبلی (التوفی:۱۰۵۱ھ)،الروض المربع شرح زادالمستقنع ،ج۱ص۳۲۲دارالمؤید۔مؤسسۃ الرسالۃ۔

۱۱۔الجزیری،عبدالرحمٰن بن محمدعوض(التوفی:۱۳۶۰ھ)،الفقہ علی المذاھب الاربعۃ،ج۲ص۱۵۴دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان/عبدالرحمٰن بن محمدبن قاسم العاصمی القحطانی الحنبلی النجدی (التوفی:۱۳۹۲ھ)،الاحکام شرح اصول الاحکام ،ج۳ص۱۳۵،دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔لبنان/ وھبۃ بن مصطفیٰ الزحیلی،الفقہ الاسلامی وادلتہ،ج۵ص۳۵۱۶دارالفکر۔سوریۃ۔دمشق۔

۱۲۔الحج:۷۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۳۔البقرہ:۲۸۶

۱۴۔السبکی ،تاج الدین عبدالوھاب بن تقی الدین السبکی (التوفی:۷۷۱ھ)،الاشباہ والنظائر، ج۱ص۴۹،دارالکتب العلمیۃ۔مصر۔

۱۵۔الزرکشی،محمد بن عبداللہ بن بھادرالزرکشی (التوفی:۷۹۴ھ)،المنثور فی القواعدالفقھیۃ ،ج۳ص۳۱۷،وزارۃ الاوقاف الکویتیۃ۔

۱۶۔الدارقطنی،ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مھدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی (التوفی:۳۸۵ھ)،سنن الدارقطنی،ج۴،ص۷،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت۔لبنان

۱۷۔بدرالدین العینی ،محمود بن احمد بدرالدین العینی (التوفی:۸۵۵ھ)،البنایۃ شرح الھدایۃ ،ج۸ص۹۷،دارالکتب العلمیۃ۔بیروت،لبنان۔

۱۸۔ابن نجیم ،زین الدین بن ابراھیم بن محمد،المعروف بابن نجیم المصری(التوفی:۹۷۰ھ)،الاشباہ والنظائر علی مذھب ابی حنیفۃ النعمان،ج۱ص۲۷،دارالکتب العلمیۃ،بیروت۔لبنان۔

۱۹۔جماعۃ العلماء الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،ج۲۰ص۴۶،وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ،کویت۔

۲۰۔مجموعۃ من المؤلفین،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،ج۲۰ص۴۶،وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ۔الکویت۔

تجلیاتِ مہرِ انور

تالیف: مفتی سید شاہ حسین گردیزی

۱۰۰۸صفحات پر مشتمل پیر سید مہر علی شاہ صاحب مجدد گولڑوی کے مرید علماء ومشائخ کا تذکرہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ مہریہ گولڑا شریف اسلام آباد......مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی

☆ما مضی فات والمؤمل غیب ولک الساعۃ التی انت فیہا ☆

© rasailojaraid.com